السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

یہ تو معروف ہے کہ کوئی اجنبی عورت کسی اجنبی مرد سے نہ تو مصافحہ کر سکتی ہے اور نہ ہی خلوت لیکن کیا مرد کا اپ سالی یا بیوی کی خالہ اور پھوپھی سے سلام ومصافحہ کرنا جائز ہے اس دعویٰ کے ساتھ کہ یہ اس کی مقررہ مدت تک محرمات میں شامل ہیں اور کیا ان سے خلوت کرنا بھی جائز ہے؟ اور کیا سالی اور بیوی کی خالہ اور پھوپھی سے بھی مرد کی مقررہ محرمیت بھی ویسی ہی ہے جو مرد اور کسی دوسرے شخص کی بیوی سے ہوتی ہے یا اس میں فرق ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاته!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

مرد کے لیے یہ جائز نہیں کہ وہ اپنی سالی یا پھر اپنی بیوی کی خالہ اور پھوپھی سے مصافحہ کرے اور نہ ہی اس کے لیے ان میں سے کسی ایک کے ساتھ خلوت کرنی جائز ہے۔ اس لیے کہ یہ عورتیں اس کی محرمات میں سے نہیں بلکہ یہ تو صرف ایک مدت تک حرام ہے جو باقی محرمات کے ساتھ مصافحہ اور خلوت کی طرح جواز کے لیے کافی نہیں۔

واضح رہے کہ مرد کے لیے اپنی سالی یا اپنی بیوی کی خالہ اور پھوپھی سے نکاح صرف اس وقت تک جائز نہیں جب تک اس کی بیوی اس کی زوجیت میں ہے۔ اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے:

"حرام کی گئی ہیں تم پر تمہاری مائیں، تمہاری لڑکیاں، تمہاری بہنیں، تمہاری پھوپھیاں، تمہاری خالائیں بھائی کی لڑکیاں بہن کی لڑکیاں، تمہاری وہ مائیں جنھوں نے تمھیں دودھ پلایا ہے تمہاری دودھ شریک بہنیں، تمہاری ساس، تمہاری وہ پرورش کردہ لڑکیاں جو تمہاری گود میں ہیں تمہاری ان عورتوں سے جن سے تم دخول کر چکے ہو۔ ہاں اگر تم نے ان سے جماع نہ کیا ہو تو تم پر گناہ نہیں تمہارے صلبی سگے بیٹوں کی بیویاں تمہارا دو بہنوں کی جمع کرلینا ہاں جو گزر چکا سو گزر چکا۔" النساء۔23

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اسے سے منع فرمایا کہ آدمی اپنی بیوی اور اس کی خالہ یا پھر پھوپھی کو ایک ہی نکاح میں جمع کرے۔ (بخاری (5108) کتاب النکاح : باب لا تنكح المراة علی عمتها مسلم (1408) وغیرہ۔

اور جب طلاق فسخ نکاح یا وفات کی وجہ سے مرد بیوی سے علیحدہ ہو جائے تو عدت پوری ہونے کے بعد وہ اس کی سالی یا خالہ یا پھوپھی سے بھی شادی کر سکتا ہے (اس لیے ان عورتوں کے ساتھ خلوت ومصافحہ جائز نہیں)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ نکاح وطلاق

ص179

محدث فتویٰ